© rasailojaraid.com

اقتصادیات کے ماہر ہونے کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب نے دنیائے تاریخ میں عہد بعہد کے سودی کاروبار کے مضر اثرات کو بیان کرنے کے بعد یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ فنی حیثیت سے اقتصادی ترقی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بنکوں اور بیمہ کمپنیوں کے سودی نظام کو بدل دیا جائے اور اس تبدیلی کو عمل میں لانے کے لئے لازم ہے کہ حکومت ان سارے مالیاتی اداروں کو قومی ملکیت میں لے لے۔

سارے ممالک اسلامیہ میں اہل علم حضرات کا اس بیان پر اتفاق رہے کہ سود اسلام میں حرام ہے اور اس سے پرہیز لازم ہے۔ مگر بین الاقوامی کاروبار میں فی الحال اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہاں اسلامی حکومتوں کے فی مابین سارے کاروبار کے محدود کرنے سے یہ ممکن ہوسکتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اسلامی احکام کا نفاذ اسلامی معاشرے ہی میں ہوسکتا ہے جسکی جغرافیائی تحدید کی ضرورت نہیں۔ اب یہ اسلامی حکومتوں کا فریضہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے معاشرے کو اسلامی ثقافت کا نمونہ بنائیں۔

اس کتاب کی فاضلانہ بحثیں نہ صرف معاشیات کے طلبا کے لئے مفید ہیں بلکہ دوسرے لوگ بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(محمد صغیر حسن معصومی)

صوبائے بہار اور اردو :

تصنیف پروفیسر محمد معین الدین دردائی ایم اے علیگ

تقدیم مولانا اعجاز الحق قدوسی

شائع کردہ : آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس ناظم آباد ۔ کراچی

تعداد صفحات ۱۹۲ ۔ چھوٹی تقطیع ۔ قیمت آٹھ روپیے ۔

اردو کی ابتدا" کا تعلق برصغیر میں مسلمانوں کے ورود سے قائم کیا جا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے ۔ تاریخی اعتبار سے اور ’’ توضیحی لسانیات‘‘ کی رو سے بھی یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس کی نشو و نما مسلمانوں کے زیر اثر ہوئی ۔ یہ مسلمانوں کی ساختہ پرداختہ ہے اور اس کی پرورش و پرداخت میں صوفیائے کرام کی پاک کوششوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے ۔ عرصہ ہوا ڈاکٹر عبدالحق نے ’’اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام‘‘ نامی مختصر کتابچہ لکھ کر ان کوششوں کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا تھا ۔ اب پروفیسر دردائی نے تاریخ اردو کے اس باب کا ذرا تفصیلی جائزہ لینے کی کوشش کی ہے ۔

پروفیسر صاحب نے اپنے جائزے کو صوبہ وار تقسیم کردیا ہے ۔ صوفیائے بہار اور اردو‘‘ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے ۔ شمالی ہند، پنجاب اور دکن کے صوفیا کی خدمات پر مشتمل حصوں کی تالیف ان کے پیش نظر ہے ۔ اس کتاب میں کم و بیش کل ۲۸ بزرگوں کا ذکر ہے ۔ حالات زندگی کے ساتھ اردو کی نشو و نما میں ان بزرگوں نے جو حصہ لیا اس کا مختصر جائزہ مع مثالوں کے پیش کیا گیا ہے ۔ مصنف نے اپنی کاوش کا دائرہ گیارھویں صدی ہجری سے اوائل تیرھویں صدی ہجری تک محدود رکھا ہے یعنی صرف دو سوا دو سو برس کا جائزہ لیا ہے ۔ اس عہد کی اردو نظم و نثر کے نمونے کتاب میں جا بجا ملتے ہیں ۔ اور ان کا مطالعہ تاریخ اردو کے محقق کے لئے دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی ۔

(شرف الدین اصلاحی)

© rasailojaraid.com